آزاد بلگرامی کی فارسی نعت کا اردو ترجمہ از حافظ جلال الدین قاسمی

حیدر آباد کے مشہور شاعر و ادیب جناب ڈاکٹر رؤوف خیر کی گذارش پر آزاد بلگرامی کی 27 شعروں پر مشتمل یہ ایک فارسی نعت کا اردو ترجمہ ہے، جسے ہندوستان کے عظیم الشان فارسی اور اردو کے اسکالر حافظ جلال الدین قاسمی نے ایک نشست میں مکمل کیا ہے۔ ترجمے سے شاعر کے نعت نبوی میں انحراف کا زاویہ بھی سامنے آجاتا ہے۔

نعتِ نبوی ﷺ

آزاد بلگرامی

ای روی تو آیینهٔ دیدار خدایی — بینایی ترا نیست ز الله جدایی

تا سرو تو در گلشن ایجاد خرامید — بوسند زمین تو تذروان سمایی

دادی بهُما روز ازل سایهٔ خود را — شکّ نیست که فیض تو بُوَد فیض هُمایی

عنبر نشود سبز گل تازه‌تر آید — آنجا که کند خلق خوشت غالیهٔ سایی

گر خاک درت حسن توجّه ننماید — آیینهٔ دل را که کند زنگ زدایی

آن عنصر خاکی که نمودی شب معراج — بر هفت فلک جلوه زهی جلوه نمایی

پروردهٔ خوان کرمت هرکه و هر مه — عیسٰی کند از مایده‌ات زلّه ربایی

با جبههٔ وا بس‌که دهی داد سخاوت — خجلت نکشد غیرت سایل ز گدایی

نشناخت که بستن چه بود دستِ مبارک — بوسد کف فیّاص ترا حاتم طایی

نشنیده سخن فیض به‌سایل برسانی — حاشا که بود دستِ تو رهن شنوایی

انگشتِ تو آلوده به‌خون در ره ایزد — زیبنده به‌انگشتِ تو این رنگِ حنایی

قرآن تو تا روز جزا سامعه افروز — ننمود کسی غیر تو اعجاز کذایی

افگنده دعای تو ز پا بدگهران را — در سینهٔ دشمن رود این تیر هوایی

بدعت نتواند که برآرد نفسی راست — نی می‌شکند شرع تو در سینهٔ نایی

بستند کمر پیش غلام تو امیران — زیبد به‌غلام تو امیرالامرایی

شاها گرهِ کار من غمزده وا کن — در ناخن لطفِ تو بُوَد عقده‌کشایی

هر لحظه ز جا خیزم و برگردِ تو گردم — لازم که کنی پرسش احوال فدایی

خواهم که کنم طوفِ تو بار دگر امّا — درماندهٔ کار خودم از بی‌سر و پایی

شبنم نتواند که پَرَد جانب بالا — خورشیدِ جهانتاب دهد بال رسایی

این کام که خواهم ز جناب تو روا ساز — در پیش تو مشکل نَبُود کام روایی

سلمان که رها گشتن او عقل نمی‌خواست — لطفِ تو به‌او داد زنجیر رهایی

با من عملی نیست که فردا برهاند — جز این که به‌پای تو کنم ناصیه سایی

گر خاک شوم از سرکوی تو نخیزم — آسودهٔ کوی تو نباشد همه جایی

توصیفِ تو از حوصلهٔ ناطقه بیرون — کلک که تواند که کند عهده برآیی

آزاد رساندی به‌کجا سحر بیانی — بستند زبان پیش تو عرفی[1] و ثنایی[2]

لیکن تو و اظهار کمال این چه مناسب — عیب است به‌نزدِ عقلا خویش ستایی

صیت نبوی در دو جهان شور فگن باد
تا فاخته بر سرو کند نغمه‌سرایی

نعت نبوی ﷺ (اردو ترجمہ)

حافظ جلال الدین قاسمی، مالیگاؤں

آپ کا چہرہ مبارک ایسا ہے جس میں پوری خدائی دکھائی دیتی ہے اور آپ کی چشم مبارک سے خدا جدا نہیں۔

جب تک آپ کا جسم مبارک اس دنیا میں رہا، ملائکہ اس زمین کو بوسہ دیتے رہے۔

آپ نے روز ازل ہی میں اپنا سایہ ہما کو دے دیا۔ اس میں شک نہیں کہ ہما کا فیض آپ ہی کا فیض ہے۔

پھولوں میں خوشبو اس وقت تک نہیں جب تک وہاں حاضری نہ دے جہاں آپ کا اخلاق کریمانہ خوشبو گھس رہا ہے۔

اگر آستاں کی خاک حسن توجہ نہ کرے تو دل کے آئینے سے زنگ کو دور کرنے والا کون ہے۔

آپ کے جسم مبارک نے ساتوں آسمانوں پر معراج کی رات جو جلوہ دکھایا وہ کیا ہی جلوہ نمائی تھی۔

ہر چھوٹا بڑا آپ کے دستر خوان کرم کا پروردہ ہے۔ عیسی بھی آپ کے دستر خوان کے زلہ ربا ہیں۔

آپ نے اس طرح کشادہ پیشانی کے ساتھ داد سخاوت دی کہ گدا گر اپنی گداگری پر شرمندہ نہیں ہے۔

آپ کے دست مبارک کو یہ معلوم نہیں کہ رکنا کسے کہتے ہیں۔ آپ کے دست جود و عطا کو حاتم طائی بھی بوسہ دینے پر مجبور ہے۔

بغیر مانگے مانگنے والوں کو آپ فیض پہونچاتے ہیں۔ مانگنے پر ہی آپ کا دست سخاوت دراز ہو ایسا بالکل نہیں ہے۔

اللہ کی راہ میں آپ کی انگشت مبارک لہولہان ہوئی۔ آپ کی ہی انگشت مبارک کو یہ رنگ حنائی زیب دیتا ہے۔

آپ کے اوپر اترنے والا قرآن قیامت تک کانوں میں رس گھولنے والا ہے۔ آپ کے علاوہ ایسا معجزہ کسی نے نہیں دکھلایا۔

آپ کی دعا نے بدطینتوں کو گھٹنوں پر بٹھا دیا۔ یہ ہوائی تیر دشمن کے سینے میں پیوست ہو جاتا ہے۔

بدعت کو یہ سکت نہیں کہ سیدھی سانس لے سکے۔ کیونکہ آپ کی شریعت بانسری بجانے والے کی بانسری کو اس کے سینے میں توڑ دیتی ہے۔

آپ کے غلاموں کے سامنے آقا کمربستہ رہتے ہیں۔ آپ کے غلاموں ہی کو یہ امیروں کی امیری زیب دیتی ہے۔

اے بادشاہ مجھ غمزدہ کے کام کی گرہ کھول دیجیے۔ آپ کے ناخن کرم میں عقدہ کشائی ہے۔

جب بھی میں جگہ سے اٹھوں اور آپ کے گرد گھوموں۔ اس جانثار کے احوال ضرور دریافت فرمالیں۔

میں چاہتا ہوں کہ دوسری بار آپ کا طواف کروں مگر بے سروسامانی کی وجہ سے یہ کام کرنے سے عاجز ہوں۔

شبنم آسمان کی طرف نہیں اڑ سکتی جب سورج اسے پر پرواز نہ دے۔

آپ کی جناب میں میری درخواست ہے کہ میرا یہ کام بنا دیں۔ کام بنانا آپ کے لئے مشکل تو نہیں۔

سلمان جس کا آزاد ہونا ممکن نہ تھا آپ کی مہربانی سے اسے زنجیر سے رہائی نصیب ہوئی۔

میرے پاس کوئی عمل نہیں ہے جو قیامت میں مجھے چھڑا سکے۔ سوائے اس کے کہ میں آپ کے قدموں پر اپنی پیشانی رگڑوں۔

اگر میں مٹی ہو جاؤں تو آپ کے کوچے سے نہ اٹھوں بھلا آپ کے کوچے کے بھکاری کو کسی اور جگہ جانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

آپ کی تعریف دائرہ بیان سے باہر ہے۔ کس کی قلم بھلا اس سے عہدہ برآ ہو سکتی ہے۔

آزاد تونے جادو بیانی کو کہاں تک پہونچا دیا کہ تیرے سامنے عرفی اور ثنائی لب بستہ ہیں۔

لیکن تو اور کمال کا اظہار۔۔۔۔ کیا یہ مناسب ہے؟ کیونکہ اپنے منہ میاں مٹھو بننا عقلمندوں کے نزدیک عیب ہے۔

نبی کا آوازہ دونوں جہاں میں گونجتا رہے۔ جب تک کبوتری درخت سرو پر گنگناتی رہے۔

کچھ ضروری تشریحات

نے۔ بانسری، نے نواز-بانسری بجانے والا، تدرو-ایک پرندہ، چکور، غالب نے کہا ہے بال تدرو، غالیہ سائی-خوشبو گھسنا، غالب نے کہا غالیہ سا آئے، زلہ ربا- ٹکڑے چننے والا، ریزہ چین-ریزہ چننے والا۔ گلشن ایجاد-دنیا، جبهۂ وا- کھلی پیشانی
عربی کا محاورہ مادامت حمامتہ الایکتہ تصیح-جب تک جھاڑیوں کی فاختہ بولتی رہے